بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ہندوستان کے حالیہ پارلیمنٹ کے انتخابات سے پھر ایک مرتبہ یہ بات صاف طور پر ثابت ہو گئی کہ اس ملک میں جمہوریت اور سکولرزم کی جڑیں کتنی مضبوط اور گہری ہیں اور یہاں کے عوام اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال کس سوجھ بوجھ اور آزادی سے کرتے ہیں، چنانچہ ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں ایمرجنسی اور اس کی بعض کارروائیوں سے ناراض و خفا ہو کر انہوں نے جس جوش و خروش سے اندرا گورنمنٹ کو برطرف کر کے جنتا پارٹی کو باقتدار و حکمراں بنا دیا تھا اسی جوش و خروش سے وہ جنتا گورنمنٹ کی نااہلیت و ناکارہ پن سے جب تنگ آ گئے، تو حالیہ الیکشن میں انہوں نے جنتا پارٹی اور اس کے حواری موالی کو اقتدار سے بے دخل کر کے پھر اندرا کانگریس کو ملک کی قیادت سونپ دی اور اس طرح مرکز میں ایک مستحکم اور مضبوط گورنمنٹ بن گئی، جمہوریت پسندی اور عوام کی اس بیداری نے ہندوستان کا سر فخر سے اونچا کر دیا ہے امریکہ، یورپ اور دوسرے ملکوں نے ہندوستان اور اس کے عوام کو اس پر مبارکباد دی ہے دنیا میں آئے دن انقلاب برپا ہوتے رہتے ہیں لیکن ایسا کون سا انقلاب ہے جو خون خرابے کے بغیر ہو، ابھی حال میں آپ دیکھ لیجئے، افغانستان، بنگلہ دیش، ایران اور یوگنڈا میں کیا ہوا لیکن ہندوستان کا یہ امتیاز ہے کہ یہاں تین برس کے اندر دو عظیم الشان انقلابات آئے۔ اور مکمل امن و سکون سے انقلاب کا یہ پہلو جمہوریت سے متعلق ہے سکولرزم کا پہلو یہ ہے کہ جنتا پارٹی جس کا ایک جزو اعظم آر ایس ایس اور جن سنگھ ہیں ان کا بری طرح شکست پا جانا اس کی دلیل ہے کہ ملک کی اکثریت ایک بڑی حد تک مذکورہ بالا دو جماعتوں کے فلسفۂ زندگی اور اکھنڈ بھارت کے نظریہ سے متاثر نہیں ہے، ان حالات کے پیش نظر میں مسلم مجلس مشاورت کا رویہ حد درجہ افسوسناک اور لائق مذمت ہے کہ اس نے الیکشن میں جنتا پارٹی کے ساتھ ساز باز کیا اور اس بنا پر وہ پورے ہندوستان میں صرف تین سیٹوں پر قبضہ